السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے گھر میں غیر مسلم خادمہ ہے توکیا گھر کی خواتین کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ میل جول رکھیں اور مل جل کر کھا پی لیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی حرج نہیں اور علماء کے صحیح قول کے مطابق مسلم خواتین کے لئے غیر مسلم سے پردہ کرنا فرض نہیں ہے لیکن یہ فرض ہے کہ اس سے اس طرح معاملہ نہ کریں جس طرح ایک مسلمان عورت سے کیا جاتا ہے بلکہ اس سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اپنے دل میں بغض رکھیں :

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ ٤ ... سورة الممتحنة

"(اے اہل ایمان) ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی ذات میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو بے تعلق (بیزار) ہیں اور تمہارے (معبودوں کے کبھی) قائل نہیں (ہوسکتے) اور جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلا عداوت اور دشمنی رہے گی ۔ اگر یہ غیر مسلم خادمہ اسلام قبول نہ کرے تو گھر والوں کو چاہیئے کہ اسے اس کے ملک میں واپس بھیج دیں کیونکہ یہ جائز نہیں کہ اس جزیرۃ العرب میں یہودی یا عیسائی یا کوئی غیر مسلم خواہ مرد یا عورت رہے کیونکہ نبی ﷺ نے وصیت فرمائی ہے کہ انہیں جزیرۃ العرب سے نکال دیا جائے اور ویسے بھی ان کے بجائے الحمد اللہ مسلمان مرد اور عورتیں ہی کافی ہیں ہمیں ان کی ضرورت ہی نہیں مسلمانوں میں ان کا وجود خطرے سے خالی نہیں کیونکہ ان کی وجہ سے مسلمانوں کے عقائد واخلاق کے خراب ہونے کا اندیشہ ہے لہذا جزیرۃ العرب کے تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ یہاں خدمت اور کام کاج کے لئے صرف مسلمانوں ہی کو بلائیں تاکہ نبی کریم ﷺ کی وصیت پر عمل ہوسکے اور اخلاق عقائد کی اس خرابی سے بچا جاسکے جو ان کی موجودگی کی وجہ سے مسلمان مردوں اور عورتوں میں پیدا ہوسکتی ہے میں اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو غیر مسلموں سے بے نیاز کردے اور ان کے شر سے محفوظ رکھے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38